© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الانعام

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۷

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾
قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا
جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾

ل ط ف

لَطَفَ يَلْطُفُ (ن) لُطْفًا وَلَطُفَ يَلْطُفُ (ک) لَطَافَةً: لطیف ہونا۔ یہ ثقیل اور کثیف کی ضد ہے۔ (''لَطَافَةً'' ''كَثَافَةً'' کی ضد ہے۔) یعنی ہر قسم کے ثقل اور کثافت سے مبرّا ہونا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) نرم اور مہربان ہونا (۲) ایسی تدبیر کرنا کہ کسی کو اس کا احساس نہ ہو (۳) باریک بین ہونا۔

لَطِيْفٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت' اسم الفاعل کے معانی میں): ہمیشہ اور ہر حال میں (۱) نرمی اور مہربانی کرنے والا (۲) غیر محسوس تدبیر کرنے والا۔ (۳) باریک بین۔ ﴿اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ﴾ (الشوریٰ: ۱۹) ''اللہ نرمی کرنے والا ہے اپنے بندوں سے۔'' ﴿اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ﴾ (یوسف: ۱۰۰) ''بے شک میرا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رب غیر محسوس تدبیر کرنے والا ہے اس کے لیے' جس کے لیے وہ چاہتا ہے۔'' اور زیرِ مطالعہ آیت ۱۰۳۔
تَلَطَّفَ يَتَلَطَّفُ (تفعّل) تَلَطُّفًا : بتکلّف نرمی اختیار کرنا۔ ﴿فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ﴾ (الکھف:۱۹) ''پھر چاہیے کہ وہ لائے تمہارے لیے کچھ کھانا اس میں سے اور چاہیے کہ وہ نرمی اختیار کرے۔''

ترکیب: (آیت ۱۰۱) ''يَكُوْنُ'' كَانَ تامہ ہے اور ''وَلَدٌ'' اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے حالتِ رفع میں ہے۔ (آیت ۱۰۲) ''ذٰلِكُمُ اللّٰهُ'' مرکب اشاری اور مبتدا ہے۔ ''رَبُّكُمْ'' اس کی خبر ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ''ذٰلِكُمْ'' کو مبتدا اور ''اللّٰهُ'' کو خبر مانیں' تو ''رَبُّكُمْ'' بدل ہوگا ''اللّٰهُ'' کا۔ ترجمے میں ہم پہلی صورت کو ترجیح دیں گے۔ (آیت ۱۰۴) ''لِنَفْسِهٖ'' قائم مقام خبر ہے۔ اس کا مبتدا ''فَبَصِيْرَتُهٗ'' محذوف ہے۔ اسی طرح ''عَلَيْهَا'' کا مبتدا ''فَعَمِيُهٗ'' محذوف ہے۔ (آیت ۱۰۵) ''لِيَقُوْلُوْا'' پر لام عاقبت ہے جبکہ ''لِنُبَيِّنَهٗ'' پر لامِ کَی ہے۔

ترجمہ:

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :(وہ) زمین اور آسمانوں کا ایجاد کرنے والا ہے	اَنّٰى : کہاں سے
يَكُوْنُ : ہوگی	لَهٗ : اس کے لیے
وَلَدٌ : کوئی اولاد	وَّ : اس حال میں کہ
لَمْ تَكُنْ : تھی ہی نہیں	لَّهٗ : اس کے لیے
صَاحِبَةٌ : کوئی ساتھی (یعنی بیوی)	وَخَلَقَ : اور اس نے پیدا کیا
كُلَّ شَيْءٍ : ہر چیز کو	وَهُوَ : اور وہ
بِكُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز کو	عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ : یہ اللہ	رَبُّكُمْ : تمہارا رب ہے
لَآ اِلٰهَ : کوئی الٰہ نہیں ہے	اِلَّا : سوائے اس کے کہ
هُوَ : وہ (ہی)	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ : جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے
فَاعْبُدُوْهُ : پس تم بندگی کرو اس کی	وَهُوَ : اور وہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز کا	وَّكِيْلٌ : کارساز ہے
لَا تُدْرِكُهُ : نہیں پاتیں اس کو	الْاَبْصَارُ : آنکھیں
وَهُوَ : اور وہ	يُدْرِكُ : پالیتا ہے
الْاَبْصَارَ : آنکھوں کو	وَهُوَ : اور وہ
اللَّطِيْفُ : باریک بین ہے	الْخَبِيْرُ : باخبر ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قَدْ جَآءَكُمْ : آ چکی ہیں تمہارے پاس	بَصَآئِرُ : سمجھ میں آنے والی دلیلیں
مِنْ رَّبِّكُمْ : تمہارے ربّ (کی طرف) سے	فَمَنْ : پس جو
اَبْصَرَ : بینا ہوا	فَلِنَفْسِهٖ : تو (اس کی بصیرت) اس کے اپنے لیے ہے
وَمَنْ : اور جو	عَمِیَ : اندھا ہوا
فَعَلَيْهَا : تو (اس کا اندھا پن) اس پر ہے	وَمَآ اَنَا : اور میں نہیں ہوں
عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر	بِحَفِيْظٍ : کوئی نگرانی کرنے والا
وَكَذٰلِكَ : اور اس طرح	نُصَرِّفُ : ہم پھیر بدل کر بیان کرتے ہیں
الْاٰيٰتِ : نشانیوں کو	وَلِيَقُوْلُوْا : اور نتیجتاً وہ کہتے ہیں
دَرَسْتَ : تو نے سبق پڑھا	وَلِنُبَيِّنَهٗ : اور تاکہ ہم واضح کریں اس کو
لِقَوْمٍ : ایسے لوگوں کے لیے	يَّعْلَمُوْنَ : جو علم رکھتے ہیں
اِتَّبِعْ : آپؐ پیروی کریں	مَآ : اس کی جو
اُوْحِيَ : وحی کی گئی	اِلَيْكَ : آپؐ کی طرف
مِنْ رَّبِّكَ : آپؐ کے ربّ (کی جانب) سے	لَآ اِلٰهَ : کوئی الٰہ نہیں ہے
اِلَّا : سوائے اس کے کہ	هُوَ : وہ (ہی)
وَاَعْرِضْ : اور آپؐ بے رخی برتیں	عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ : شرک کرنے والوں سے
وَلَوْ : اور اگر	شَآءَ : چاہتا
اللّٰهُ : اللہ	مَآ اَشْرَكُوْا : تو یہ لوگ شرک نہ کرتے
وَمَا جَعَلْنٰكَ : اور ہم نے نہیں بنایا آپؐ کو	عَلَيْهِمْ : ان پر
حَفِيْظًا : کوئی نگرانی کرنے والا	وَمَآ اَنْتَ : اور آپؐ نہیں ہیں
عَلَيْهِمْ : ان کے	بِوَكِيْلٍ : کوئی کارساز

نوٹ : انسان کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں یہ ممکن نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے زیارت کی درخواست کی تو جواب ملا کہ آپؑ ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے (الاعراف:۱۴۳) البتہ آخرت میں مؤمنین کو اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ بات متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے اور قرآن مجید میں بھی ہے کہ ''قیامت کے روز بہت سے چہرے تروتازہ' ہشاش بشاش ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔'' (القیامۃ:۲۲۔۲۳) البتہ کفار و منکرین اس روز بھی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے محروم رہیں گے۔ (المطففین:۱۵) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کی ساری نعمتوں سے بڑھ کر یہ نعمت ہوگی کہ وہاں جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (مسلم) اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو جنت میں خاص درجہ عطا فرمائیں گے' ان کو روزانہ صبح و شام زیارت نصیب ہوگی۔ (ترمذی۔ مسند احمد)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیت زیر مطالعہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کا مطلب یہ ہے کہ انسانی نگاہ اس کی ذات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کی ذات غیر محدود اور انسانی نگاہ محدود ہے۔ دنیا میں انسانی نگاہ میں اتنی قوت نہیں ہے کہ وہ رؤیت کو بھی برداشت کر سکے۔ البتہ قیامت میں یہ قوت پیدا ہو جائے گی تو زیارت ہو سکے گی۔ لیکن ذاتِ حق کا احاطہ اس وقت بھی نہ ہو سکے گا۔ (معارف القرآن)

آیات ۱۰۸ تا ۱۱۳

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ
اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا
جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ
قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ
وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

ف ء د

فَأَدَ يَفْأَدُ (ف) فَأْدًا : (۱) دل پر مارنا، دل پر لگانا۔ (۲) دل پر لگنا، بزدل ہونا۔

فُؤَادٌ ج اَفْئِدَةٌ (اسم ذات) : دل۔ ﴿وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ﴾ (القصص: ۱۰) ''اور ہو گیا موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار۔''

ز خ ر ف

زَخْرَفَ يُزَخْرِفُ (رباعی) زَخْرَفَةً : سجانا، ملمع چڑھانا۔

زُخْرُفٌ (اسم ذات): (۱) سجاوٹ، ملمع (۲) سونا (کیونکہ سجاوٹ کے لیے سونا زیادہ استعمال ہوتا ہے) ﴿اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ﴾ (الاسراء: ۹۳) ''یا ہوتا تیرے لیے کوئی گھر سونے کا۔''

ص غ و

صَغِيَ يَصْغٰى (س) صَغًى : مائل ہونا، کسی کی طرف جھکنا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۱۳۔

ق ر ف

قَرَفَ يَقْرِفُ (ض) قَرْفًا : درخت کی چھال اتارنا، کسی چیز کو چھیلنا۔

اِقْتَرَفَ (افتعال) اِقْتِرَافًا : کمانا، ارتکاب کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۱۳۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مُقْتَرِفٌ (اسم الفاعل) :ارتکاب کرنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۱۳۔

ترکیب

(آیت ۱۰۸) ''تَسُبُّوْا'' اور ''یَدْعُوْنَ'' دونوں کا مفعول ''الَّذِیْنَ'' ہے۔ ''فَیَسُبُّوْا'' کا ''فَا'' سببیہ ہے۔ ''عَدْوًا'' حال ہے۔ (آیت ۱۰۹) ''جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ'' میں ''جَھْدَ'' کی نصب بتارہی ہے کہ یہ بھی حال ہے۔ ''مَا یُشْعِرُ'' کا ''مَا'' استفہامیہ ہے۔ ''اَنَّھَا'' کی ضمیر ''اٰیَۃٌ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۱۱۰) ''اَوَّلَ مَرَّۃٍ'' میں ''اَوَّلَ'' ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (آیت ۱۱۲) ''عَدُوًّا'' واحد اور جمع' دونوں کے لیے آتا ہے اس لیے اس کا بدل ''شَیٰطِیْنَ'' کے بجائے ''شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ'' بھی درست ہے۔ ''وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ'' سے ''یَفْتَرُوْنَ'' تک درمیان میں جملہ معترضہ ہے اور ''وَلِتَصْغٰی'' کا تعلق ''یُوْحِیْ'' والے جملے سے ہے۔ ''اِلَیْہِ'' کی ضمیر ''زُخْرُفَ الْقَوْلِ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

وَلَا تَسُبُّوْا :اور تم گالی مت دو	الَّذِیْنَ :ان کو جن کو
یَدْعُوْنَ :یہ پکارتے ہیں	مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ :اللہ کے علاوہ
فَیَسُبُّوْا :نتیجتاً وہ برا کہیں گے	اللّٰہَ :اللہ کو
عَدْوًا :زیادتی کرتے ہوئے	بِغَیْرِ عِلْمٍ :کسی علم کے بغیر
کَذٰلِکَ :اس طرح	زَیَّنَّا :ہم نے خوشنما کیا
لِکُلِّ اُمَّۃٍ :ہر ایک گروہ کے لیے	عَمَلَھُمْ :ان کے عمل کو
ثُمَّ :پھر	اِلٰی رَبِّھِمْ :اپنے ربّ کی طرف
مَّرْجِعُھُمْ :ان کا لوٹنا ہے	فَیُنَبِّئُھُمْ :پھر وہ جتا دے گا انہیں
بِمَا :اس کو جو	کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ :وہ لوگ کرتے تھے
وَاَقْسَمُوْا :اور انہوں نے قسم کھائی	بِاللّٰہِ :اللہ کی
جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ :اپنی قسموں کا زور لگاتے ہوئے (یعنی پختہ کرتے ہوئے)	لَئِنْ :کہ یقیناً اگر
جَآءَتْھُمْ :آئے ان کے پاس	اٰیَۃٌ :کوئی نشانی (یعنی معجزہ)
لَّیُؤْمِنُنَّ :تو وہ لازماً ایمان لائیں گے	بِھَا :اس سے
قُلْ :آپؐ کہیے	اِنَّمَا :کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
الْاٰیٰتُ :نشانیاں	عِنْدَ اللّٰہِ :اللہ کے پاس ہیں
وَمَا یُشْعِرُکُمْ :اور تم کو کیا چیز شعور دیتی ہے (یعنی تم کو کیا خبر)	اَنَّھَآ :کہ وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِذَا :جب
جَآءَتْ :آئے
لَا یُؤْمِنُوْنَ :تو یہ ایمان نہ لائیں
وَنُقَلِّبُ :اور ہم پلٹ دیتے ہیں
اَفْئِدَتَهُمْ :ان کے دلوں کو
وَاَبْصَارَهُمْ :اور ان کی نگاہوں کو
كَمَا :جیسے کہ
لَمْ يُؤْمِنُوْا :یہ لوگ ایمان نہیں لائے
بِهٖٓ :اس پر
اَوَّلَ مَرَّةٍ :پہلی مرتبہ
وَّنَذَرُهُمْ :اور ہم چھوڑ دیتے ہیں ان کو
فِيْ طُغْيَانِهِمْ :ان کی سرکشی میں
يَعْمَهُوْنَ: بھٹکتے ہوئے
وَلَوْ:اور اگر
اَنَّنَا :یہ کہ ہم
نَزَّلْنَآ :اتاریں
اِلَيْهِمُ :ان کی طرف
الْمَلٰٓئِكَةَ :فرشتوں کو
وَكَلَّمَهُمُ :اور بات کریں ان سے
الْمَوْتٰى :مردے
وَحَشَرْنَا :اور ہم اکٹھا کردیں
عَلَيْهِمْ :ان پر
كُلَّ شَيْءٍ :ہر چیز کو
قُبُلًا :سامنے ہوتے ہوئے
مَّا كَانُوْا :تو (بھی) وہ لوگ نہیں ہیں
لِيُؤْمِنُوْٓا :کہ ایمان لائیں
اِلَّآ اَنْ :سوائے اس کے کہ
يَّشَآءَ اللّٰهُ :چاہے اللہ
وَلٰكِنَّ :اور لیکن
اَكْثَرَهُمْ :ان کے اکثر
يَجْهَلُوْنَ :غلط عقائد رکھتے ہیں
وَكَذٰلِكَ :اور اس طرح
جَعَلْنَا :ہم نے بنائے
لِكُلِّ نَبِيٍّ :ہر ایک نبی کے لیے
عَدُوًّا : کچھ دشمن
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ : جو جنوں اور انسانوں کے شیاطین ہیں
يُوْحِيْ :پیغام رسانی کرتے ہیں
بَعْضُهُمْ :ان کے بعض
اِلٰى بَعْضٍ :بعض کی طرف
زُخْرُفَ الْقَوْلِ :بات کے ملمع سے
غُرُوْرًا :دھوکے ہوتے ہوئے
وَلَوْ :اور اگر
شَآءَ :چاہتا
رَبُّكَ :آپؐ کا رب
مَا فَعَلُوْهُ :تو وہ یہ نہ کرتے
فَذَرْهُمْ :پس آپؐ چھوڑیں ان کو
وَمَا :اور اس کو جو
يَفْتَرُوْنَ :یہ گھڑتے ہیں
وَلِتَصْغٰٓى :اور تاکہ مائل ہوں
اِلَيْهِ :اس کی طرف
اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ :ان کے دل جو
لَا يُؤْمِنُوْنَ :ایمان نہیں رکھتے
بِالْاٰخِرَةِ :آخرت پر
وَلِيَرْضَوْهُ :اور تاکہ وہ پسند کریں اس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلِيَقْتَرِفُوْا :اور تاکہ وہ ارتکاب کریں　　مَا :اس کا جس کا

هُمْ :وہ　　مُّقْتَرِفُوْنَ :ارتکاب کرنے والے ہیں

نوٹ : قَلْبٌ اور فُؤَادٌ دونوں کے معنی دل ہی ہے۔لیکن فُؤَادٌ کا لفظ اس عضو کے لیے استعمال نہیں ہوتا جو سینے کے اندر دھڑکتا ہے' بلکہ اس مقام کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کے شعور و ادراک' جذبات وخواہشات' عقائد وافکار اور نیتوں اور ارادوں کا مقام ہے۔(تفہیم القرآن' ج ۶' ص ۴۵۹) یہ بات نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ قَلْبٌ اور اس کی جمع قُلُوْبٌ کے الفاظ گوشت کے اس لوتھڑے کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں جو ہمارے جسم میں خون پمپ کرتا ہے' لیکن اس معنی میں قرآن مجید ان الفاظ کو استعمال نہیں کرتا۔ قَلْبٌ اور قُلُوْبٌ کو بھی قرآن مجید عام طور پر اس مقام کے لیے ہی استعمال کرتا ہے جو انسان کی خواہشات اور امنگوں کی آماجگاہ ہے۔ اس بات کو ذہن میں واضح کر کے جب ہم قرآن مجید کے ایسے مقامات کا مطالعہ کرتے ہیں تو پھر ایسی آیات کا مفہوم بہتر طور پر ذہن میں اُجاگر ہوتا ہے۔

پروفیسر حافظ احمد یار صاحب مرحوم کا کہنا ہے کہ کسی خارجی دباؤ سے انسان کے عقائد میں تبدیلی نہیں آتی۔ عقائد میں تبدیلی اسی وقت آتی ہے جب انسان کے اندر کوئی تبدیلی آئے (ترجمہ قرآن کیسٹ سیریز)۔حافظ صاحب مرحوم کی بات کو عام فہم انداز میں یوں سمجھ لیں کہ جب تک انسان کی امنگوں' نیتوں اور ارادوں میں تبدیلی نہ آئے' کوئی بڑے سے بڑا معجزہ بھی اس کے نظریات وعقائد کو تبدیل نہیں کر سکتا۔آیات زیر مطالعہ میں اسی حقیقت سے انسان کو آگاہ کیا گیا ہے۔آیت ۱۱۳ میں اس حقیقت کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے کہ امنگوں اور ارادوں میں تبدیلی کے ضمن میں ایمان بالآخرۃ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

آیات ۱۱۴ تا ۱۱۷

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۱۱۴ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا
وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۱۵ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝۱۱۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۱۷

خ ر ص

خَرَصَ يَخْرُصُ (ن) خَرْصًا :کسی پیمانے یا وزن کے بغیر پھلوں کا اندازہ کرنا' تخمینہ لگانا' اٹکل لگانا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۱۶۔

خَرَّاصٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بار بار اور ہر وقت اٹکل لگانے والا یعنی جھوٹا۔ ﴿قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰﴾ (الذّٰریٰت) ''مارے گئے جھوٹ اڑانے والے۔''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترکیب

(آیت ۱۱۴) ''تَبْتَغِيْ'' کا مفعول ''غَيْرَ اللّٰهِ'' ہے جبکہ ''حَكَمًا'' تمیز ہے۔ ''مُفَصَّلًا'' اسم المفعول ہے اور حال ہے۔ (آیت ۱۱۵) ''صِدْقًا'' اور ''عَدْلًا'' کو تمیز بھی مانا جا سکتا ہے اور حال بھی۔ (آیت ۱۱۶) ''تُطِعْ'' کا مفعول ''اَكْثَرَ مَنْ'' ہے اور جوابِ شرط ہونے کی وجہ سے ''يُضِلُّوْا'' مجزوم ہوا ہے۔ ''اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ'' اور ''اِنْ هُمْ'' دونوں میں ''اِنْ'' نافیہ ہے کیونکہ آگے ''اِلَّا'' آیا ہے۔ ''اَعْلَمُ'' تفضیل کل ہے اور اس کا مفعول ''مَنْ'' ہے۔

ترجمہ:

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ : تو کیا اللہ کے علاوہ (کسی کو)	اَبْتَغِيْ : میں چاہوں
حَكَمًا : بطور منصف کے	وَّ : حالانکہ
هُوَ : وہ	الَّذِيْٓ : وہ ہے جس نے
اَنْزَلَ : اتاری	اِلَيْكُمُ : تمہاری طرف
الْكِتٰبَ : کتاب	مُفَصَّلًا : تفصیل سے بیان کی ہوئی
وَالَّذِيْنَ : اور وہ لوگ	اٰتَيْنٰهُمُ : ہم نے دی جن کو
الْكِتٰبَ : کتاب	يَعْلَمُوْنَ : وہ جانتے ہیں
اَنَّهٗ : کہ یہ	مُنَزَّلٌ : اتاری ہوئی ہے
مِّنْ رَّبِّكَ : آپؐ کے رب (کی طرف) سے	بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ
فَلَا تَكُوْنَنَّ : تو آپؐ ہرگز نہ ہوں	مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ : شک کرنے والوں میں سے
وَتَمَّتْ : اور پورا ہوا	كَلِمَتُ رَبِّكَ : آپؐ کے رب کا فرمان
صِدْقًا : بطور سچائی کے	وَّعَدْلًا : اور بطور عدل کے
لَا مُبَدِّلَ : کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں ہے	لِكَلِمٰتِهٖ : اس کے فرمانوں کا
وَهُوَ : اور وہی	السَّمِيْعُ : سننے والا ہے
الْعَلِيْمُ : جاننے والا ہے	وَاِنْ : اور اگر
تُطِعْ : آپؐ اطاعت کریں گے	اَكْثَرَ مَنْ : ان کی اکثریت کی جو
فِي الْاَرْضِ : زمین میں ہیں	يُضِلُّوْكَ : تو وہ بھٹکا دیں گے آپؐ کو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : اللہ کے راستے سے	اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ : وہ لوگ پیروی نہیں کرتے
اِلَّا : مگر	الظَّنَّ : گمان کی
وَاِنْ هُمْ : اور وہ نہیں ہیں	اِلَّا : مگر یہ کہ
يَخْرُصُوْنَ : اٹکل لگاتے ہیں	اِنَّ : بے شک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رَبَّكَ : آپ کا رب
هُوَ : وہی ہے
اَعْلَمُ : سب سے زیادہ جاننے والا ہے
مَنْ : اس کو جو
يَّضِلُّ : بھٹکتا ہے
عَنْ سَبِيْلِهٖ : اس کے راستے سے
وَهُوَ : اور وہی
اَعْلَمُ : سب سے زیادہ جاننے والا ہے
بِالْمُهْتَدِيْنَ : ہدایت پانے والوں کو

نوٹ : آیت ۱۱۶ کے حوالے سے کچھ لوگ یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام میں جمہوریت نہیں ہے، لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ البتہ اس سے یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ اکثریت کی رائے کو حق و باطل کا معیار قرار دینا درست نہیں ہے۔ اس کا معیار کچھ اور ہو گا۔ (حافظ احمد یار صاحب مرحوم۔ ترجمہ قرآن کیسٹ سیریز) آیت ۱۱۶ کے ساتھ آیت ۱۱۵ کو بھی ملا کر غور کیا جائے تو بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکام قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ان میں کسی قسم کی تبدیلی کا اختیار عوام کی اکثریت کو اور کسی قانون ساز اسمبلی کو حاصل نہیں ہے۔ اس طرح ان آیات سے جمہوریت کی نفی تو نہیں ہوتی' البتہ قانون ساز اسمبلی کے اختیارِ مطلق پر تحدید عائد کرنے کے لیے یہ آیات نصِ صریح ہیں کہ قرآن و حدیث کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں کی جا سکتی۔

آیات ۱۱۸ تا ۱۲۱

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۸ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ
بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝۱۱۹ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝۱۲۰ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ
لَمُشْرِكُوْنَ ۝۱۲۱

ترجمہ:

فَكُلُوْا : پس تم لوگ کھاؤ
مِمَّا : اس میں سے
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ : اللہ کا نام یاد کیا گیا
عَلَيْهِ : جس پر
اِنْ : اگر
كُنْتُمْ : تم لوگ ہو
بِاٰيٰتِهٖ : اس کی آیتوں پر
مُؤْمِنِيْنَ : ایمان لانے والے
وَمَا لَكُمْ : اور تمہیں کیا ہے
اَلَّا تَاْكُلُوْا : کہ تم لوگ نہیں کھاتے
مِمَّا : اس میں سے
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ : اللہ کا نام یاد کیا گیا
عَلَيْهِ : جس پر
وَ : حالانکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قَدْ فَصَّلَ: اس نے تفصیل سے بیان کیا ہے	لَكُمْ: تمہارے لیے
مَّا: اس کو جو	حَرَّمَ: اس نے حرام کیا
عَلَيْكُمْ: تم پر	اِلَّا: مگر
مَا: وہ چیز	اضْطُرِرْتُمْ: تم لوگ مجبور کیے گئے
اِلَيْهِ: جس کی طرف	وَاِنَّ: اور بے شک
كَثِيْرًا: اکثر (لوگ)	لَّيُضِلُّوْنَ: یقیناً بھٹکاتے ہیں
بِاَهْوَآئِهِمْ: اپنی خواہشات سے	بِغَيْرِ عِلْمٍ: کسی علم کے بغیر
اِنَّ رَبَّكَ: بے شک آپؐ کا رب	هُوَ: وہی
اَعْلَمُ: سب سے زیادہ جاننے والا ہے	بِالْمُعْتَدِيْنَ: حد سے بڑھنے والوں کو
وَ: اور	ذَرُوْا: تم لوگ چھوڑ دو
ظَاهِرَ الْاِثْمِ: گناہ کے ظاہر کو	وَبَاطِنَهٗ: اور اس کے باطن کو
اِنَّ: بے شک	الَّذِيْنَ: جو لوگ
يَكْسِبُوْنَ: کماتے ہیں	الْاِثْمَ: گناہ کو
سَيُجْزَوْنَ: عنقریب ان کو بدلہ دیا جائے گا	بِمَا: بسبب اس کے جس کا
كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ: وہ لوگ ارتکاب کرتے تھے	وَلَا تَاْكُلُوْا: اور تم لوگ مت کھاؤ
مِمَّا: اس میں سے	لَمْ يُذْكَرِ: یاد نہیں کیا گیا
اسْمُ اللّٰهِ: اللہ کا نام	عَلَيْهِ: جس پر
وَاِنَّهٗ: اور بے شک یہ	لَفِسْقٌ: یقیناً نافرمانی ہے
وَاِنَّ: اور بے شک	الشَّيٰطِيْنَ: شیطان لوگ
لَيُوْحُوْنَ: یقیناً پیغام رسانی کرتے ہیں	اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ: اپنے کارسازوں کی طرف
لِيُجَادِلُوْكُمْ: تاکہ وہ تم لوگوں سے مناظرہ کریں	وَاِنْ: اور اگر
اَطَعْتُمُوْهُمْ: تم لوگ اطاعت کرو گے ان کی	اِنَّكُمْ: تو بے شک تم
لَمُشْرِكُوْنَ: یقیناً شرک کرنے والے ہو	

نوٹ: کچھ قدیم علماء نے ظاہری گناہ اور باطنی گناہ سے کچھ مخصوص گناہ مراد لیے ہیں۔ موجودہ دور کے علماء میں سے مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے باطنی گناہ سے شرکیہ عقائد اور ظاہری گناہ سے شرکیہ عقائد کے مظاہر مراد لیے ہیں۔ جبکہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے: ''لیکن صحیح یہی ہے کہ آیت اس بارے میں بالکل عام ہے، کسی بات کی تخصیص نہیں ہے''۔ یعنی اس آیت میں ہر قسم کے کھلے اور چھپے گناہ کو چھوڑنے کی تاکید ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیات ۱۲۲ تا ۱۲۷

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ
لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ
اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ
قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ
اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا
كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ
رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ص غ ر

صَغِرَ یَصْغَرُ (س) صَغَرًا : چھوٹا ہونا۔

صَغِیْرٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت): چھوٹا۔ ﴿وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾﴾ (القمر) ''اور ہر چھوٹا بڑا سب کچھ لکھا ہوا ہے۔''

اَصْغَرَ (اَفعل تفضیل): زیادہ چھوٹا۔ ﴿لَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾﴾ (یونس) ''نہ اس سے زیادہ کوئی چھوٹی چیز ہے اور نہ ہی کوئی بڑی چیز ہے' مگر یہ کہ وہ ایک واضح کتاب میں ہے۔''

صَغُرَ یَصْغُرُ (ک) صَغَارًا : حقیر ہونا' ذلیل ہونا۔

صَغَارٌ (اسم ذات بھی ہے) : ذلت۔ زیر مطالعہ آیت ۱۲۴۔

صَاغِرٌ (اسم الفاعل): چھوٹا ہونے والا' حقیر ہونے والا' ذلیل ہونے والا۔ ﴿اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾﴾ (الاعراف) ''بے شک تو حقیر و ذلیل ہونے والوں میں سے ہے۔''

ش ر ح

شَرَحَ یَشْرَحُ (ف) شَرْحًا: (۱) گوشت کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹ کر اسے پھیلانا۔ پھر مطلقاً وسعت دینا' کشادہ کرنے کے لیے آتا ہے۔ ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾﴾ (الانشراح) ''کیا ہم نے کشادہ نہیں کیا آپؐ کے لیے آپؐ کے سینے کو۔'' (۲) کسی کام یا مسئلہ کے گہرے مطالب کو کھولنا۔ پھر مطلقاً کھولنا کے لیے آتا ہے۔ زیر مطالعہ آیت ۱۲۵۔

اِشْرَحْ (فعل امر) : تو کشادہ کر' تو کھول۔ ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾﴾ (طٰہٰ) ''اے میرے رب تو کھول دے میرے لیے میرے سینے کو۔''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ض ی ق

ضَاقَ يَضِيْقُ (ض) ضَيْقًا : تنگ ہونا' گھٹنا۔ ﴿وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ﴾ (التوبة:۲۵) ''اور تنگ ہوگئی تم لوگوں پر زمین۔''

ضَيْقٌ (اسم ذات) : تنگی' گھٹن۔ ﴿وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ﴾ (النحل) ''اور آپؐ مت پڑھیں گھٹن میں اس سے جو یہ لوگ مکر کرتے ہیں۔''

ضَائِقٌ (اسم الفاعل) : تنگ ہونے والا' گھٹنے والا۔ ﴿فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ﴾ (ھود:۱۲) ''تو شاید کہ آپؐ چھوڑنے والے ہوں اس کے بعض کو جو وحی کیا جاتا ہے آپؐ کی طرف اور گھٹنے والا ہو اس سے آپؐ کا سینہ۔''

ضَيِّقٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : تنگ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۲۵۔

ضَيَّقَ (تَفْعِيْل) تَضْيِيْقًا : تنگ کرنا' گھونٹنا۔ ﴿وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ﴾ (الطلاق:۶) ''اور تم لوگ تکلیف مت دو ان کو تاکہ تنگ کرو ان کو۔''

ترکیب

(آیت ۱۲۲) ''نُوْرًا'' نکرہ مخصوصہ ہے اور ''يَمْشِيْ بِهٖ'' اس کی خصوصیت ہے۔ ''مَثَلُهٗ'' مبتدأ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ ''لَيْسَ'' کا اسم ''هُوَ'' بھی محذوف ہے۔ ''كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ'' ماضی استمراری ہے' لیکن یہ آفاقی صداقت کا بیان ہے' اس لیے اردو محاورہ میں اس کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ (آیت ۱۲۳) ''اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا'' مرکب اضافی ہے اور ''جَعَلَ'' کا مفعولِ اوّل ہے' جبکہ اس کا مفعول ثانی محذوف ہے۔ (آیت ۱۲۴) ''سَيُصِيْبُ'' کا مفعول ''الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا'' ہے' جبکہ ''صَغَارٌ'' اور ''عَذَابٌ شَدِيْدٌ'' اس کے فاعل ہیں۔ ''فَمَنْ'' کا ''مَنْ'' شرطیہ ہے اس لیے ''يُرِدْ'' اور ''يَشْرَحْ'' مجزوم ہیں۔ ''يَجْعَلْ'' کا مفعول ثانی ''ضَيِّقًا'' ہے' جبکہ ''حَرَجًا'' حال ہے۔ ''يَصَّعَّدُ'' دراصل مادہ ''ص ع د'' سے باب تفعل کا مضارع ''يَتَصَعَّدُ'' ہے جو قاعدہ کے مطابق تبدیل ہو کر ''يَصَّعَّدُ'' استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح ''يَذَّكَّرُوْنَ'' بھی دراصل ''يَتَذَكَّرُوْنَ'' ہے اور اس سے پہلے ''مُسْتَقِيْمًا'' حال ہے۔

ترجمہ:

اَوَ مَنْ : اور کیا وہ' جو
كَانَ : تھا
مَيْتًا : مردہ
فَاَحْيَيْنٰهُ : پھر ہم نے زندگی دی اس کو
وَجَعَلْنَا : اور ہم نے بنایا
لَهٗ : اس کے لیے
نُوْرًا : ایک نور
يَّمْشِيْ : وہ چلتا پھرتا ہے
بِهٖ : اس سے
فِي النَّاسِ : لوگوں میں
كَمَنْ : اس کی مانند ہے
مَّثَلُهٗ : جس کے جیسا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فِي الظُّلُمٰتِ :اندھیروں میں ہے
مِّنْهَا:ان سے
زُيِّنَ :سجایا گیا
مَا :اس کو جو
وَكَذٰلِكَ :اوراس طرح
فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ :ہرایک بستی میں
لِيَمْكُرُوْا :تاکہ وہ ساز باز کریں
وَمَا يَمْكُرُوْنَ :اور وہ ساز باز نہیں کرتے
بِاَنْفُسِهِمْ :اپنی جانوں پر
مَا يَشْعُرُوْنَ :وہ شعور نہیں رکھتے
جَآءَتْهُمْ :آتی ہے ان کے پاس
قَالُوْا :تو وہ کہتے ہیں
حَتّٰى :یہاں تک کہ
مِثْلَ مَآ :اس کے جیسا جو
رُسُلُ اللّٰهِ :اللہ کے رسولوں کو
اَعْلَمُ :سب سے زیادہ جاننے والا ہے
يَجْعَلُ :وہ بنائے (یعنی رکھے)
سَيُصِيْبُ :عنقریب پہنچے گی
اَجْرَمُوْا :جرم کیا
عِنْدَ اللّٰهِ :اللہ کے پاس سے
بِمَا :بسبب اس کے جو
فَمَنْ :پس جس کے لیے
اَللّٰهُ :اللہ
يَّهْدِيَهٗ :وہ ہدایت دے اس کو
صَدْرَهٗ :اس کے سینے کو
وَمَنْ :اور جس کے لیے
اَنْ :کہ
يَجْعَلْ :تو وہ بنا دیتا ہے

لَيْسَ بِخَارِجٍ :(وہ) نکلنے والا نہیں ہے
كَذٰلِكَ :اس طرح
لِلْكٰفِرِيْنَ :کافروں کے لیے
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ :یہ لوگ کرتے ہیں
جَعَلْنَا :ہم نے بنایا
اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا:اس کے مجرموں کے سردار
فِيْهَا :اس میں
اِلَّا :مگر
وَ :اس حالت میں کہ
وَاِذَا :اور جب بھی
اٰيَةٌ :کوئی نشانی
لَنْ نُّؤْمِنَ :ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے
نُؤْتٰى :ہم کو دیا جائے
اُوْتِيَ :دیا گیا
اَللّٰهُ :اللہ
حَيْثُ :(کہ) کہاں
رِسٰلَتَهٗ :اپنی رسالت کو
الَّذِيْنَ :ان لوگوں کو جنہوں نے
صَغَارٌ :ایک ذلت
وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ :اور ایک شدید عذاب
كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ:یہ لوگ ساز باز کرتے ہیں
يُّرِدِ :ارادہ کرتا ہے
اَنْ :کہ
يَّشْرَحْ :تو وہ کشادہ کر دیتا ہے
لِلْاِسْلَامِ :اسلام کے لیے
يُّرِدْ :وہ ارادہ کرتا ہے
يُّضِلَّهٗ :وہ بھٹکا دے اس کو
صَدْرَهٗ :اس کے سینے کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضَیِّقًا : تنگ	حَرَجًا : تنگ ہوتے ہوئے
کَاَنَّمَا : گویا	یَصَّعَّدُ : وہ ہانپتے کانپتے چڑھتا ہے
فِی السَّمَآءِ : آسمان میں	کَذٰلِکَ : اس طرح
یَجْعَلُ : رکھ دیتا ہے	اللّٰہُ : اللہ
الرِّجْسَ : نجاست کو	عَلَی الَّذِیْنَ : ان لوگوں پر جو
لَا یُؤْمِنُوْنَ : ایمان نہیں لاتے	وَھٰذَا : اور یہ
صِرَاطُ رَبِّکَ : آپؐ کے رب کا راستہ ہے	مُسْتَقِیْمًا : ہر کجی اور جھکاؤ سے پاک ہوتے ہوئے
قَدْ فَصَّلْنَا : ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے	الْاٰیٰتِ : نشانیوں کو
لِقَوْمٍ : ایسے لوگوں کے لیے جو	یَّذَّکَّرُوْنَ : نصیحت حاصل کرتے ہیں
لَھُمْ : ان کے لیے	دَارُ السَّلٰمِ : سلامتی کا گھر ہے
عِنْدَ رَبِّھِمْ : ان کے رب کے پاس	وَھُوَ : اور وہ
وَلِیُّھُمْ : ان کا کارساز ہے	بِمَا : بسبب اس کے جو
کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ : یہ لوگ کرتے ہیں	

نوٹ:

(ا) یہاں موت سے مراد کفر کی زندگی ہے اور حیات سے مراد ایمان کی زندگی ہے۔ نور سے مراد وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان امتیاز اور حلال و حرام کی تفصیل کے لیے اتاری ہے۔ ظلمات سے مراد ظنون و اوہام اور خواہشات و بدعات ہیں۔ (تدبر قرآن)

(ب) یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ فرما کر اس طرف بھی رہنمائی کر دی گئی ہے کہ نورِ ایمان صرف کسی مسجد یا خانقاہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ نور دیا ہے وہ سب جگہ لوگوں کے رزم و بزم میں اس کو لیے پھرتا ہے اور ہر جگہ اس روشنی سے خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ نور کسی ظلمت سے دب نہیں سکتا۔ ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی اندھیرے میں مغلوب نہیں ہوتا۔ اس کی روشنی تیز ہوتی ہے تو دور تک پھیلتی ہے‘ کم ہوتی ہے تو تھوڑی جگہ کو روشن کرتی ہے‘ مگر اندھیرے پر بہرحال غالب ہی رہتی ہے۔ وہ روشنی ہی نہیں جو اندھیرے سے مغلوب ہو جائے۔ اسی طرح وہ ایمان ہی نہیں جو کفر سے مغلوب یا مرعوب ہو جائے۔ یہ نورِ ایمانی انسانی زندگی کے ہر شعبہ‘ ہر حال اور ہر دور میں انسان کے ساتھ ہے۔ (معارف القرآن)

(ج) کَمَنْ مَّثَلُہٗ عربی محاورہ ہے‘ جیسے ہم کہتے ہیں کہ تیرے جیسا آدمی تو یہ کام نہیں کر سکتا۔ اس سے ہماری اصل مراد یہ ہوتی ہے کہ تو یہ کام نہیں کر سکتا۔ اسی طرح عربی میں یہ کہنا کہ اس کی مانند جس کے جیسا اندھیروں میں ہے‘ اس سے اصل مراد یہی ہے کہ اس کی مانند جو اندھیروں میں ہے۔ (حافظ احمد یار صاحب مرحوم)

(د) زُیِّنَ فعل مجہول ہے یعنی اس کا فاعل نامعلوم ہے اور یہ پتا نہیں کہ سجانے والا کون ہے۔ لیکن انسانی ذہن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تفتیش کرنے سے باز نہیں آتا اور سوچتا ہے کہ سجانے والا کون ہوسکتا ہے۔تو یہ بات ذہن میں واضح کرلیں کہ زُیِّنَ کا بھی فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اس میں ہر کام کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔کیونکہ ہر کام اسی کے بنائے ہوئے اسباب وعلل (cause and effect) کے قوانین کے تحت ہوتا ہے۔البتہ ہر کام کا ایک فاعل مجازی بھی ہوتا ہے جس کو ترک واختیار کی آزادی (freedom of choice) اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہوئی ہے۔وہ اپنی آزاد مرضی سے کسی کام کو ترک کرتا ہے‘ کسی کو اختیار کرتا ہے اور اسی بنیاد پر وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔اس لحاظ سے زُیِّنَ کے فاعل مجازی شیاطین جن وانس ہیں۔یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ یہاں فعل مجہول لاکر اس نے سجانے کے عمل کے دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرلیا ہے۔

(۶) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کیسے پہچانیں کہ کسی کو شرح صدر حاصل ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کا پتا اس بات سے چلے گا کہ کون دارالآخرت کی طرف زیادہ جھکا ہوا ہے اور دنیا کے تمتعات سے کس قدر دور رہتا ہے اور موت آنے سے پہلے ہی موت کے لیے خود کو کس قدر تیار کر رکھا ہے۔(ابن کثیر)

آیات ۱۲۸ تا ۱۳۵

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ترکیب

(آیت ۱۲۸) ’’يَحْشُرُ‘‘ کی ضمیر فاعلی گزشتہ آیت میں ’’رَبِّهِمْ‘‘ کے لیے ہے۔’’جَمِيْعًا‘‘ تاکید کے لیے ہے اور اس کے آگے ’’فَيَقُوْلُ‘‘ محذوف ہے۔’’الْجِنِّ وَالْاِنْسِ‘‘ پر لام جنس ہے۔(آیت ۱۳۰) ’’يُنْذِرُوْنَ‘‘ کا مفعول اوّل ’’كُمْ‘‘ ہے اور مفعول ثانی ’’لِقَاۗءَ‘‘ ہے۔(آیت ۱۳۳) ’’اَلْغَنِيُّ‘‘ صفت ہے ’’رَبُّ‘‘ کی اور یہ پورا مرکب اضافی مبتدأ ہے‘ جبکہ ’’ذُو الرَّحْمَةِ‘‘ اس کی خبر ہے۔’’اٰخَرِيْنَ‘‘ مضاف الیہ ’’قَوْمٍ‘‘ کی صفت ہے۔(آیت ۱۳۴) ’’اٰتٍ‘‘ اسم الفاعل ہے اور ’’اِنَّ‘‘ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت رفع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ہے جبکہ ''اِنَّ'' کا اسم ''مَا تُوْعَدُوْنَ'' ہے۔ ''تُوْعَدُوْنَ'' مجہول ہے۔ ثلاثی مجرد اور بابِ افعال کے مجہول ہم شکل ہو جاتے ہیں۔ اس کو اگر ثلاثی کا مجہول مانیں تو معنی ہوں گے ''وعدہ دیے جاتے ہو''۔ اگر افعال کا مجہول مانیں تو معنی ہوں گے ''دھمکائے جاتے ہو یا ڈرائے جاتے ہو''۔ دونوں طرح سے ترجمہ کو درست مانا جائے گا۔

(آیت ۱۳۵) ''عَاقِبَةُ'' کی صفت محذوف ہے اور ''الدَّارِ'' پر لام تعریف ہے۔ ''اِنَّهٗ'' ضمیر الشان ہے۔

ترجمہ:

وَيَوْمَ :اور جس دن	يَحْشُرُهُمْ :وہ اکٹھا کرے گا ان کو
جَمِيْعًا :سب کے سب کو	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ :(پھر کہے گا) اے جنوں کے گروہ
قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ :تم نے بہت جمع کیا ہے	مِّنَ الْاِنْسِ :انسانوں میں سے
وَقَالَ :اور کہیں گے	اَوْلِيٰٓئُهُمْ :ان کے ساتھی
مِّنَ الْاِنْسِ :انسانوں میں سے	رَبَّنَا :اے ہمارے رب
اسْتَمْتَعَ :فائدہ اٹھایا	بَعْضُنَا :ہمارے بعض نے
بِبَعْضٍ :بعض سے	وَّبَلَغْنَآ :اور ہم پہنچے
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ :اپنی اس مدت کو جو	اَجَّلْتَ :تو نے وقت مقرر کیا
لَنَا :ہمارے لیے	قَالَ :وہ (یعنی اللہ) کہے گا
النَّارُ :آگ	مَثْوٰىكُمْ :تمہارا ٹھکانہ ہے
خٰلِدِيْنَ :ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے	فِيْهَآ :اس میں
اِلَّا :مگر	مَا :وہ جو
شَآءَ :چاہے	اللّٰهُ :اللہ
اِنَّ :بے شک	رَبَّكَ :آپؐ کا رب
حَكِيْمٌ :حکمت والا ہے	عَلِيْمٌ :جاننے والا ہے
وَكَذٰلِكَ :اور اس طرح	نُوَلِّيْ :ہم پھیر دیں گے (یعنی ساتھ ملا دیں گے)
بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ :ظالموں کے بعض کو	بَعْضًا :بعض کے ساتھ
بِمَا :بسبب اس کے جو	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ :وہ کمائی کرتے تھے
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ :اے انسانوں اور جنوں کے گروہ	اَ :کیا
لَمْ :نہیں	يَاْتِكُمْ :پہنچے تمہارے پاس
رُسُلٌ :کچھ رسول	مِّنْكُمْ :تم میں سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَقُصُّوْنَ :وہ بیان کرتے تھے
اٰيٰتِيْ :میری آیتوں (یعنی ہدایات) کو
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا :تمہارے اس دن کے ملاقات کرنے سے
شَهِدْنَا :ہم نے گواہی دی
وَغَرَّتْهُمُ :اور (یہ کہ) ان کو دھوکہ دیا
وَشَهِدُوْا :اور وہ گواہی دیں گے
اَنَّهُمْ :کہ وہ
كٰفِرِيْنَ :کفر کرنے والے
اَنْ :کہ
رَّبُّكَ :آپ کا رب
بِظُلْمٍ :ظلم سے
اَهْلُهَا :اس کے لوگ
وَلِكُلٍّ :اور ہر ایک کے لیے
مِّمَّا :اس میں سے جو
وَمَا رَبُّكَ :اور آپ کا رب نہیں ہے
عَمَّا :اس سے جو
وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ :اور آپ کا بے نیاز رب
اِنْ :اگر
يُذْهِبْكُمْ :تو لے جائے تم لوگوں کو
مِنْۢ بَعْدِكُمْ :تمہارے بعد
يَشَآءُ :وہ چاہے
اَنْشَاَكُمْ :اس نے پیدا کیا تم کو
اِنَّ :بے شک
لَاٰتٍ :یقیناً آنے والی ہے
بِمُعْجِزِيْنَ :عاجز کرنے والے

عَلَيْكُمْ :تم پر
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ :اور خبردار کرتے تھے تم کو
قَالُوْا :وہ کہیں گے
عَلٰۤى اَنْفُسِنَا :اپنی جانوں کے خلاف
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا :دنیوی زندگی نے
عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ :اپنی جانوں کے خلاف
كَانُوْا :تھے
ذٰلِكَ :یہ
لَّمْ يَكُنْ :تھا ہی نہیں
مُهْلِكَ الْقُرٰى :بستیوں کو ہلاک کرنے والا
وَّ :اس حال میں کہ
غٰفِلُوْنَ :غافل ہوں
دَرَجٰتٌ :درجے ہیں
عَمِلُوْا :انہوں نے عمل کیے
بِغَافِلٍ :غافل
يَعْمَلُوْنَ :یہ لوگ عمل کرتے ہیں
ذُو الرَّحْمَةِ :رحمت والا ہے
يَّشَاْ :وہ چاہے
وَيَسْتَخْلِفْ :اور جانشین بنائے
مَّا :جس کو
كَمَآ :جیسے کہ
مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ :ایک دوسری قوم کی اولاد سے
مَا تُوْعَدُوْنَ: جس چیز سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ
وَّمَآ اَنْتُمْ :اور تم لوگ نہیں ہو
قُلْ :آپ کہیے

(باقی صفحہ 84 پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com